مبصر: ع۔ع

# تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دونسخوں کاارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ —— (ادارہ)

(۱)

نام کتاب: اسوۂ رسول اکرم۔ مولف: ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ۔ ناشر: المیز ان ناشران کتب لاہور۔
قیمت: ۱۸۰روپے۔ سن اشاعت: ۲۰۰۴ء

وحی الٰہی کی روشن تعلیمات اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ معمولات بلاشبہ ہدایت کے وہ سرچشمے ہیں جوخلق خدا کے لئے دونوں جہان کی سعادتوں کے ہی ضامن نہیں، اپنی بقاء اور سلامتی کی بھی گارنٹی دیتے ہیں، قرآن کریم کے ایک ایک حرف کی حفاظت کی جس طرح اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لے رکھی ہے بالکل اسی طرح اپنے حبیب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بھی ایک ایک ادا کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔

آج دنیا کی تقریباً ہر قابل ذکر زبان میں جہاں قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر موجود ہیں، پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سیرت طیبہ بھی اسی امتیازی شان کے ساتھ دستیاب ہے۔ نبی امی (فداہ ابی وامی) کی حیات مبارکہ سیرت کا موضوع اور محور ہوتی ہے اور اس لحاظ سے کتب سیرت اپنی تاریخی اہمیت اور نبی حیثیت کے ساتھ اصلاحی اور موعظتی حیثیت کی بھی حامل ہوتی ہیں، تاہم علماء اسلام اور مصلحین امت نے سیرت کے ہر ہر پہلو کی جداگانہ حیثیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس کے مخصوص تناظر میں سیرت مبارکہ کو مرتب کرنے کی بھی خدمت انجام دی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''اسوہ رسول اکرم'' بھی حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفۂ اجل حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ایسی ہی ایک کاوش ہے، کتاب کے نام سے بھی واضح ہے کہ اس میں مؤلف رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق خدا کے لئے اسوہ اور نمونہ ہونے کو واضح کیا ہے اور آپ کی حیات طیبہ کی پیروی میں دونوں جہاں کی کامیابی مضمر ہونے کو بیان کیا ہے۔ خود مؤلف کتاب رحمہ اللہ وجہ تالیف فرماتے ہیں:

''موجودہ دور میں جب کہ سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں مغایرت بڑھتی جارہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کررہے ہیں، اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دوعالم کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے کیوں کہ مسلمانوں کی دنیوی اور اخروی ہرطرح کی صلاح وفلاح، اتباع سنت ہی میں مضمر ہے۔ اس غرض کے لئے عرصہ دراز سے دل میں آرزو تھی کہ ایک ایسی آسان

اور مختصر کتاب مرتب کی جائے جس کا مطالعہ عام مسلمانوں کو اتباع سنت کی دلکش زندگی سے روشناس کرا سکے اور جس سے وہ آسانی کے ساتھ سنت کے مطابق زندگی کے بنیادی تقاضے معلوم کر سکیں۔ یہی وہ داعیہ تھا جس نے مجھے اس کتاب کی ترتیب پر آمادہ کیا''۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے دردمند دل سے نوازا تھا ان کا سینہ اتباع سنت کے جذبے سے معمور اور سراپا، اس کا چلتا پھرتا نمونہ تھا، تواضع وانکساری ان کی طبیعت میں رچ بس گئی تھی، ریا، شہرت پسندی اور دوسری نفسانی آلودگیوں سے وہ کوسوں دور تھے، سو کوئی بہت بڑی علمی شہرت اور امتیازی تحریری شان نہ رکھنے کے باوصف ان کی اس تالیف لطیف کو اس حسن قبول سے اللہ جل مجدہ نے نوازا کہ بہت کم اس کی مثال ملتی ہوگی۔ کتاب پہلی بار ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی اور اس کے بعد مسلسل شائع ہو کر حضرت کا فیض عام کرتی رہی۔

زیرِ نظر ایڈیشن کا اہتمام ''المیزان لاہور'' نے کیا ہے جو 20x30-8 سائز میں ۴۴۴ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے اندرونی ٹائٹل سمیت سولہ ابتدائی صفحات (جو فہرستوں وغیرہ پر مشتمل ہیں) کے لئے آرٹ پیپر استعمال کیا گیا ہے۔ ۴۶ صفحات پر کتاب کا ابتدائیہ مشتمل ہے، جس میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا دیباچہ، حضرت عارفی رحمہ اللہ کے سوانح حیات، عرض مؤلف، عرض ناشر، درود شریف اور نعت رسول وغیرہ چیزیں آگئی ہیں.......... اس کو کتاب کا حصہ اول قرار دیا گیا ہے، اس کے بعد صفحہ نمبر ۱۳۳ تک حصہ دوم اور حصہ سوم آگئے ہیں جو شمائل وفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہیں، حصۂ چہارم آٹھ ابواب پر مشتمل ہے جن میں درجِ ذیل ترتیب کے مطابق آٹھ قسم کے مضامین سے متعلق احادیث وسنن کو جمع کیا گیا ہے۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات، حیات طیبہ کے صبح وشام، مناکحت اور نومولود، مرض وعبادت موت وبعد الموت۔ ناشران کا خیال بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ یہ ایڈیشن جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور بہت معیاری ہے، تاہم قابلِ قبول کمپوزنگ اور بعض دوسری خوبیوں کے باوجود کتاب میں متعدد کوتاہیاں اور خامیاں بھی رہ گئی ہیں۔ مثلاً عربی عبارتوں پر اعراب لگایا گیا مگر اس میں کافی غلطیاں ہیں، جیسے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر اللھم ھون علینا سفرنا ھذا۔ میں سفر کی راء پر زیر لگایا ہے جو شاید پہلے جملے فی سفرنا (مجرور) پر قیاس کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہاں سفرنا بفتح الراء ہے۔ صفحہ نمبر ۱۳۱ پر ''الملك القدوس'' میں قاف پر زبر لگایا گیا ہے جو غلط ہے، صحیح حرکت پیش ہے، صفحہ نمبر ۱۹۶ پر ''سبح اسم ربك'' میں سبح کی با پر تشدید نہیں جزم لگا ہے، جو درست نہیں۔

صفحہ نمبر ۲۱۵ پر حی وقیوم میں ''حَيّ'' دو یاؤں کے ساتھ لکھا گیا ہے، صفحہ نمبر ۴۰۵ پر ایک دعاء میں بما تحفظ ظاء کے سکون کے ساتھ لکھا گیا ہے، صحیح ضمہ ہے۔ صفحہ نمبر ۴۲۲ پر دعاء ہے ''اللھم احیینی'' اس میں ''احیینی'' دو یاؤں کے ساتھ لکھا ہے جو درست نہیں، بظاہر زیر زبر جزم وغیرہ کی معمولی معمولی غلطیاں ہیں مگر ایک ایسی کتاب جس میں قرآنی آیات، مسنون دعائیں اور اوراد ووظائف یاد کر کے زندگی کا معمول بنانے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اس طرح کی غلطیوں کی بالکل متحمل نہیں ہو سکتی، یعنی اس امر سے صرف نظر کرنا باعث اجر ہونے کے بجائے باعث نقصان وحرمان ہو سکتا ہے۔

عرب . . . ـ یب حامی یہ بھی آگئی ہے کہ ان پر علامات تنصیص اور علامات ترقیم نہیں لگائی گئی ہیں، جس سے بسا اوقات مضحکہ خیز غلط فہمیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے مثلاً صفحہ نمبر ۲۵۶، پر دو آیتوں کے درمیان بیچ سطر میں عربی رسم الخط میں ''اور کبھی'' لکھا گیا ہے جو آیت کا جز لگتا ہے، صفحہ نمبر ۳۴۱ پر "تھا دوا تحابوا" جو حدیث کے الفاظ ہیں، اس میں "تھا" کے "تھـا" کو فرمایا کے ساتھ اردو رسم الخط میں لکھ کر ''فرمایا تھا'' بنادیا اور "دو" کے بعد دو الف لگا کر کیا سے کیا بنا دیا گیا ہے۔ ہاں کہیں کہیں اس کا خیال بھی رکھا گیا ہے مثلاً صفحہ نمبر ۳۴۳ اپر سورۃ اللیل کی چند آیتوں پر ﴿﴾ کا نشان تنصیص لگایا گیا ہے۔

ایک اور بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ مختلف کتب کی عبارات کے ساتھ متن ہی میں کتاب کا نام تو بطور حوالہ دیا گیا ہے مگر جلد اور صفحہ کے ساتھ اگر حاشیہ میں اس کی تخریج ہوتی تو اس کا فائدہ ہوتا۔

امید ہے اگلے ایڈیشن میں ان امور کی رعایت رکھی جائے گی۔

..................

(۲)

نام کتاب: قصص القرآن۔ مولف: مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ ناشر: المیزان لاہور۔ سن اشاعت: ۲۰۰۴ء

تاریخ، سیاست، صحافت اور دینی علوم کا کون طالب علم ہوگا، جو سرمایۂ ملت، مجاہد حریّت اور مسلمانانِ ہند کے عظیم رہنما حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ کے نام اور کام سے واقف نہیں ہوگا۔

مولانا سیوہاروی رحمہ اللہ جہاں برصغیر ہندوپاک سے فرنگی استعمار کے انخلاء اور ملت اسلامیہ کو متبد طاقتوں سے سیاسی، دینی اور اقتصادی آزادی دلانے کے علمبردار تھے اور تحریک آزادی کے عظیم رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے وہاں ان کا علمی اور ادبی مقام و مرتبہ بھی انتہائی بلند ہے۔ مولانا رسوخ علم، اصابت فکر اور سلامتی طبع کے ساتھ ساتھ شستہ تحریر اور شگفتہ گفتگو کا ہنر بھی جانتے تھے۔ ان کے اسلوب تحریر میں متعلقہ مضمون کی فنی اصطلاحات کا التزام، ادب کی چاشنی، زبان کی سلاست اور معلومات کا وفور ایسے جواہر ہیں جن کے باعث ان کی تحریر ہر طبقے میں دلچسپی سے پڑھی جاتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''قصص القرآن'' انہی مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تالیف ہے، جو ان کی تصنیفی خدمات میں ایک نمایاں اور معرکۃ الآراء حیثیت رکھتی ہے۔

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس کتاب کا موضوع قرآن کریم میں مذکور انبیاء، اقوام اور بلاد وغیرہ کے وہ قصے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جابجا مختلف مصالح و مقاصد کے لئے کہیں اجمال اور کہیں تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ ''قصص'' مضامین قرآن میں سے امثال، احکام وغیرہ کی طرح ایک خاص قسم (صنف) ہے اور کتاب الٰہی میں مذکور قصص و واقعات تحقیق و تدقیق کا ایک وسیع موضوع ہے جس کو اصحاب علم اور ارباب ذوق نے خوب اپنی خدمات و مساعی کا میدان بنایا ہے۔ عربی زبان میں علوم و معارف قرآن کریم پر جتنا کام ہوا ہے اور اس موضوع پر جو مختصر اور مبسوط کتب منصۂ شہود پر اب تک آچکی ہیں اس کی تو خیر کوئی مثال ہی نہیں ہے البتہ اردو، فارسی اور دوسری مسلم اقوام و بلاد میں بولی جانے والی زبانوں میں بھی ایک